فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

اَلْاِفَاضَاتُ السنیہ

المُلَقَّبْ بِہٖ

فتاویٰ مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاویٰ حضرت قبلہ عالم علامہ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

باِیماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

درمیان حدِّ فاصل ہے۔ خواہ غیر نبی ولی ہو یا نجومی، جفّار، رمّال یا عام مومن۔ اور اُسے سچّے خواب کے ذریعے آئندہ پیش آنے والے واقعات کی اِطلاع دی گئی ہو۔ چنانچہ تفسیر تبصیرُ الرحمٰن میں اِسی آیت کے ضمن اِس امر کی پُوری تصریح موجُود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تلبیس رفع کر کے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسُول کے۔ بے شک اُسے ایسے غیب پر مطلع فرما دیتا ہے جو ہر قسم کی تلبیس سے محفوظ ہوتا ہے۔ اِس لیے اُس رسُول تک غیب پہنچانے کے لیے فرشتۂ وحی کے آگے پیچھے نگہبان مقرر ہوتے ہیں جو تلبیسِ شیطانی سے حفاظت کرتے ہیں۔ اور ولی جب غیب پر مطلع ہوتا ہے تو ان تلبیسات سے مامُون نہیں ہوتا البتہ دیگر ذرائع اور علامات کی وساطت سے اُسے بھی علمِ غیب محفوظ طور پر ہو سکتا ہے اور اکثر اوقات کتاب و سُنت کے شواہد کی طرف محتاج ہوتا ہے اور یہ سب کچُھ اِس لیے ہے تاکہ رسُول کو علم ہو کہ فرشتۂ وحی اور دیگر محافظین نے اپنے ربّ کے پیغامات شیطانی تغیّر کے بغیر اُس تک پہنچا دیئے اور خود فرشتوں سے تغیّر متصوّر ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے طبائع اور اخلاق کو احاطہ فرمایا ہوا ہے۔ اس لیے کہ حق تعالیٰ ہر شئی کی گنتی کو محیط ہے لیکن رُسل کرام سب غیُوب پر مطلع نہیں ہوتے تاکہ خصُوصیّتِ الٰہیہ برقرار رہے اِس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ خُدا کے بندوں سے رُسل کرام کا خاصہ وُہ علم ہے، جو بطریقِ مذکور ہو نہ مُطلق علمِ غیب تاکہ حصر مذکُور کی بنا پر ولی کو رسُول کہنا جائز ہو جائے ورنہ لازم آئے گا کہ نجُومی، رمّال، جفّار اور سچے خواب دیکھنے والا سب رسُول ہوں (نعوذ باللہ) اور قادیانی کو تو مُطلق علمِ غیب کی صُورت میں بھی کچھ مشابہت نصیب نہیں کیونکہ اس کی پیشین گوئیوں کی غلطیاں واقفین حال پر ظاہر ہیں سیفِ چشتیائی از صہ ۳۲ تا صہ ۴۸ مُلاحظہ کرنے سے مُشتِ نمونہ از خروار معلوم ہو سکتا ہے۔

۵۔ آنحضرت صلعم کا افضل المخلُوقات ہونا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضُور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر مساجد کی افضلیّت کا اِعتقاد صحیح ہے یا غلط حضرت قبلۂ عالمؒ جواب میں فرماتے ہیں:۔

مُخلصی فِی اللہ مولوی فضل احمد صاحب

بعد سلام و دُعا آنکہ۔ بوجہ علالتِ طبع بجوابِ مکتُوب توقّف ہوا۔ مگرّ ما مسئلۂ افضلیّت میں حق بجانب آپ ہیں۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم پر مساجد کی افضلیّت کا معتقد ہے۔ وُہ سراسر لسانِ شریعت و لسانِ حقیقت سے بے بہرہ ہے۔ فقہاء و محدّثین و سائر عُلماء اِسلام کا معتقدبہ و مجمع علیہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم افضل المخلُوقات ہیں۔ حتّٰی کہ مساجد و سائر امکنہ متبرکہ و عرش و کرُسی سب سے اور بحسب لسانِ حقیقت اعیان و اسماء سب ظہُورات ہیں حقیقتِ محمدیہ ﷺ کے بنائے علیہ افضلیّت اس کی سائر صفات پر ٹھہری صِفت تکوین ہو یا غیر اس کا، لہٰذا واعظ صاحب کو بوجہ عدم رسائی مبنی علیہ دُوسرے جُملہ افضلیّت علی القرآن میں بھی جاہل کہنا نامُناسب نہیں۔ ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ والحمد للہ اوّلاً و اخراً والصلوٰۃ والسّلام منہ باطنا علیہ ظاہراً و آلہ وصحبہ۔

(دستخطِ خاص حضرت قبلۂ عالمؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے دیوبند کی کفریہ اور متضاد عبارات سے متعلق

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتبہ : محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی بی ایڈ
ایم اے اردو، پنجابی، تاریخ

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموکی

نام کتاب .... دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتبہ .... محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر .... فیضان مدینہ پبلیکیشنز کاموںکے

صفحات ۱۱۳۶

بار اول .... فروری ۲۰۰۳ء

قیمت .... -/450 روپے

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون: 042-6366385

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7112917

فہرست رسائل

نظام درہم برہم ہوجاتا ورنہ ایک خاتم النبیین کا بیکار یا ناقص ہونا لازم آتا ہے جو خلافِ مفروض ہے۔

یہاں بھی بعینہٖ وہی امور ثابت ہوئے کہ:۔

(۱) دوسرا خاتم النبیین ہونا محال بالذات ہے (جبکہ ڈاکٹر صاحب تحتِ قدرت کی راہ سے ممکن مانتے ہیں)

(۲) دوسرے خاتم النبیین کا تصور باعثِ فساد ہے۔

(۳) دوسرا خاتم النبیین مان لینے سے جمع الضدین لازم ہوں گی۔

(۴) محال عقلی ہے۔

(۵) حتیٰ کہ دوسرا خاتم النبیین فرض کرنا بھی باعثِ جرم ہے۔

دراصل جب ہم کہتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کرسکتا ہے" یا "پیدا کرنے پہ قادر ہے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ شئے جس کے بارے میں گفتگو ہورہی ہے وہ ممکن ہے محال نہیں۔ اگر نظیر کے بارے میں کوئی یہ کہے گا کہ "اللہ تعالیٰ کرسکتا ہے" تو معنی یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام صفاتِ مقدسہ اور دیگر کمالات ومحاسن اور خصائص وفضائل کسی دوسرے شخص میں ممکن ہیں۔ اس صورت میں عقیدۂ ختمِ نبوت کا انکار اور عقیدۂ کذبِ الٰہی لازم آیا کہ ایک تو کسی دوسرے انسان کو خاتم النبیین ہونے کے امکان کو مانا اور دوسرے آیۃ کریمہ و خاتم النبیین کو صحیح نہ جانا۔ اور اگر کوئی "علامہ" یہ کہہ ڈالے کہ ہم دیوبندی نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محال جانتے ہیں تو پھر آپ قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے۔ اس لیے کہ دوسرے لفظوں میں خدا ایسا نہیں کرسکتا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ آپ محال کو تحتِ قدرت ثابت کریں کہ محال قدرتِ خداوندی سے خارج نہیں، اور اگر بے بس ہیں اور واقعی بے بس ہیں تو پھر یہ اسلامی عقیدہ تسلیم کر

لیں کہ نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعلق قدرتِ الٰہیہ سے ہرگز نہیں۔ البتہ یہ بار بار کہنا کوئی اچھی بات نہیں کہ "خدا ایسا نہیں کر سکتا" یہ ذوقِ سلیم پہ گراں گزرتا ہے۔ یوں کہنا مناسب ہے کہ نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہرگز ممکن نہیں اور قدرتِ خداوندی سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ بالفاظِ دیگر نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محال ہے اور محال تحتِ قدرت نہیں۔ کیونکہ دیوبندی مذہب کے علامہ خالد محمود صاحب محال کو بھی تحتِ قدرت ہی سمجھتے ہیں اس لیے وہ کسی دوسرے خدا کے ہونے کے بھی قائل ہوئے کہ وہ بھی محال سے ہے اور اگر نہیں تو پھر قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے۔ اس چیلنج کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

"قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنا اگر کفر نہیں تو کونسا ایمان ہے۔"[1]

بتائیے ڈاکٹر صاحب! کون سی راہ اختیار کریں گے۔ نظیر کو محال مانا تو قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے، یہ بھی کفر۔ اور نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختمِ نبوت کے منکر اور کذبِ الٰہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے

دوگونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را

بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

نیا پینترا:۔ علامہ صاحب اس مقام پر ایک نیا پینترا بدل سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ محال بالذات تو صرف خدا تعالیٰ کی نظیر کو جانتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر کو ممکن بالذات کہتے ہیں اور ظاہر ہے ممکن پہ قدرت ہے محال پر نہیں لہٰذا قدرتِ خداوندی کو چیلنج نہ ہوا۔ اس نئے پینترے کا جواب ملاحظہ فرمائیے:۔

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۶۶

پہلے علمائے اسلام کے حوالہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ نظیرِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محال بالذات ہے جس میں کسی ایچ پیچ کی ضرورت نہیں۔ پھر تحت القدرت یا امکانی صورت سے تاویل بیکار ہے اس لیے کہ تحت القدرۃ بھی ایک امکانی امر ہے اور بقول امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ "محال کی طرف پہنچانے والا امر بھی محال ہے"۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے جو لکھا ہے کہ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی و ولی، جن و فرشتے، جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے ــــ"
(تقویۃ الایمان)

مگر امام المفسرین علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-
"کُنْ فَیَکُوْن میں کُن سے مراد ممکنات پر قدرت ہے"۔[1]

اور پھر اہلِ علم سے مخفی نہیں کہ خداوند قدوس کی قدرتِ کاملہ کی تین اقسام ہیں اور انہیں کو مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مخالفین کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں:-

"امرِ سوم قابلِ لحاظ یہ ہے کہ آئمہ نقل (محدثین و مفسرین و فقہاء) و علماء عقل (متکلمین) کے نزدیک جملہ صفاتِ باری کی تین قسمیں ہیں"۔[2]

بہرحال صفاتِ باری یا قدرتِ خداوندی کی اقسامِ ثلثہ کی مختصر تشریح یوں ہے:-

(۱) خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں نے فلاں چیز کے بنانے کا ارادہ کیا ہے۔
(۲) اپنے ارادے سے ہمیں مطلع نہیں فرمایا۔
(۳) ہمیں خبر دی کہ میں فلاں چیز کے بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

[1] تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ [2] الجہد المقل جلد اوّل صفحہ ۱۸

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

ختمِ نبوّت اور تحذیر النّاس

سید بادشاہ تبسم بخاری

ایم اے (اردو) بی ایڈ

ادارہ اشاعت العلوم

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

ختم نبوت
اور
تحذیر الناس

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے اردو بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم
کرشن پورہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نام کتاب	ـــــــ	ختم نبوت اور تحذیر الناس
تصنیف	ـــــــ	سید بادشاہ تبسم بخاری
اشاعت باراول	ـــــــ	دسمبر 2011ء
کمپوزنگ	ـــــــ	ظفر سلطان/محمد عرفان شاہ/غلام یٰسین
صفحات	ـــــــ	508
ناشر	ـــــــ	ادارہ اشاعت العلوم، روشن پورہ، لاہور
تعداد	ـــــــ	1100
قیمت	ـــــــ	روپے

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۳) احمد بک کارپوریشن ([illegible]) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامک بک کارپوریشن ([illegible]) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۵) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

انتساب

اُس بلند مرتبہ ہستی کے نام

جس نے تحفظِ ختم نبوت کے لئے مجاہدِ اوّل کا کردار ادا کیا

یعنی

خلیفۂ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

برصغیر میں اختلافات کب سے شروع ہوئے؟ کیوں شروع ہوئے؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس کے اشارے اور کس مذہبی ماحول کی تحریک پر خود ساختہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اُس دور کی مذہبی صورت حال کیا تھی؟ عقائد میں انتشار و خلفشار کس نے پیدا کیا، حضور ﷺ کی حرمت و عزت پر کون لوگ حملہ آور ہو کر اُسے مجروح کر رہے تھے؟ کس طبقے کی کتابوں نے غلامانِ مصطفےٰ ﷺ کے اذہان و قلوب میں آگ لگا رکھی تھی؟ ہندوستان بھر کے سنی حنفی علماء نے تکفیر کا شرعی فریضہ کیوں کر ادا کیا؟ مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد کی یہ فضا کس گروہ نے پیدا کی؟ ان سب کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ "تحذیر الناس" کی شر انگیزی کا مکمل پتہ چل سکے جو ۱۸۷۲ء میں لکھی گئی اور جس کے مصنف مولانا محمد قاسم نانوتوی ہیں۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس کتاب نے قادیانیت کی بنیاد رکھنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ یہ کتاب ۱۸۷۲ء میں لکھی گئی جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ ۲۹ سال بعد ۱۹۰۱ء میں کیا۔

اختلافات کا نقطہ آغاز:

انگریز کل بھی ہمارا دشمن تھا، آج بھی ہمارا دشمن ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے انگریز بہادر نے اس مقصد کے لیے حالات کافی حد تک سازگار کیے۔ عقل بھی اسی بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کوئی کاشتکار بنجر زمین میں بیج نہیں بویا کرتا۔ وہ محنت کر کے پہلے زمین کو بیج بونے کے قابل بناتا ہے پھر بیج ڈالتا ہے اور ہری بھری فصل کاٹتا ہے۔ عیار مگر دور اندیش انگریز نے برصغیر کے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے جب فتنہ و فساد کا بیج بونا چاہا کہ انہیں لڑا بھڑا کر تقسیم کرو اور حکومت کرو تو پہلے اس نے مسلمانوں کی نفسیات کا مطالعہ کیا، اُن کے عقیدہ و ایمان کا جائزہ لیا، جذبہ اخوت کو جانچا پرکھا اور بالخصوص مسلمانوں کے پیغمبرِ اعظم ﷺ سے اُن کی والہانہ محبت و عقیدت کا اندازہ کیا۔ نتیجۃً یہ آخری بات اُس کے دل میں بیٹھ گئی کہ کسی طرح ان میں سے ایک طبقہ کی اُن کے پیغمبرِ اعظم ﷺ سے ادب و احترام کے رشتے کو کاٹ دیا جائے کہ ظاہری صورت اسلام

کی بھی باقی رہے اور اپنا مطلب بھی اُن سے بخوبی حاصل ہو جائے یعنی ڈھانچہ باقی رہے اور اندر سے کھوکھلا کر دیا جائے۔ انگریز کی مراد پوری ہو گئی، ہمفرے نے یہی کردار حجاز مقدس میں ادا کیا۔ (دلچسپی رکھنے والے کتاب "ہمفرے کی کہانی" ملاحظہ فرمائیں)

اُس وقت برصغیر میں خاندان ولی اللّٰہی کی علمی شہرت عروج پر تھی۔ کہتے ہیں کہ میٹھے پھلوں میں کڑوا بھی نکل آتا ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ و فساد کی بنیاد اسی شہرت یافتہ علمی خانوادے کے ایک فرد مولانا شاہ اسماعیل دہلوی کے ہاتھوں پڑی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکومت انگریزوں کی تھی مگر انھوں نے کمال عیاری سے یہ کام حکومت کے زور پر نہیں، علمیت کے زور پر نکالا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے نوجوان بھتیجے کی حرکتوں پر ویسے بھی ناخوش رہتے، رہی سہی کسر مکار انگریز نے پوری کر دی مولانا شاہ اسماعیل دہلوی نے ابتدا ہی سے گل کھلانے شروع کر دیے تھے۔ ایک بار عرب سے کوئی قافلہ ہندوستان آیا، انھوں نے نماز میں رفع یدین کیا، شاہ اسماعیل اُن سے اتنے متاثر ہوئے کہ لوگوں کو نماز میں رفع یدین شروع کرا دیا۔ آباؤ اجداد کے طریقے میں جدت پیدا کر لی۔ چنانچہ مساجد میں اختلاف کے باعث مسلمانوں میں جھگڑے کھڑے ہو گئے اور وہ ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے لگے چونکہ رفع یدین کا مطلب بھی ہاتھ اٹھانا ہے اس لیے خود علمائے دیوبند نے شاہ عبدالعزیز کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ ازراہ مذاق کہا کرتے "شاہ اسماعیل نے تو واقعی رفع یدین کرا دیا"۔ شاہ اسماعیل نے ایک "رسالہ یکروزی" میں لکھا "ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال ہے کیونکہ اس طرح قدرت خداوندی آدمی سے کم ہو جاتی ہے" ایک اور مسئلہ یہ نکالا کہ حضور ﷺ کی نظیر ممکن ہے، اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی تھی حالانکہ تمام اجلہ اور متبحر علماء کے نزدیک آپ کی نظیر ممکن نہیں۔ اس کا رد تحریک آزادی کے بے مثال مجاہد مولانا فضل حق خیر آبادی نے فرمایا۔ پھر شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنے مرشد سید احمد رائے بریلی کے ساتھ مل کر "صراط مستقیم" لکھی۔ اس کتاب میں بھی توہین رسالت کا شدید ارتکاب پایا جاتا ہے۔ اس میں یہ سخت ترین جملہ لکھا کہ نماز میں حضور ﷺ

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِیَّہ

اَلْمُلَقَّبُ بِہٖ

فتاوٰیِ مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰی حضرت قبلہ عالم علامۂ زماں خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار ــــــــــ چہارم

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

مقامِ اشاعت ــــــــــ گولڑا شریف، ضلع اسلام آباد

مطبع ــــــــــ پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور

کاتب ــــــــــ خوشی محمد ناصر قادری خوش رقم تلمیذ پروین رقم

ہدیہ ــــــــــ ۷۰ روپے

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ مطابق جون ۱۹۹۷ء

۶۔ مسئلۂ امتناعِ نظیر

آپ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی نظیر کے امتناع کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ اس مقام پر امکان یا امتناعِ نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے متعلق اپنا ما فی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اسماعیلیہ وخیرآبادیہ میں سے شکر اللہ تعالیٰ سعیہم۔ راقم سطور دونوں کو ماجور ومثاب جانتا ہے۔ فانما الاعمال بالنیات۔ ولکل امرءٍ مانویٰ۔

مقدّمات۔ (۱) ممتنعاتِ ذاتیہ کا احاطۂ قدرت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ سے خروج کمالِ ذاتی باری تعالیٰ پر دھبّہ نہیں لگاتا۔ بلکہ یہ قصور راجع بجانب قابل ہے۔ کہ ممتنع ذاتی قبولیّت کا صالح نہیں۔

(۲) ۔ انقلاب حقائق واقعیہ کا خواہ معدُودات سے ہوں مثل انسان۔ فرس۔ بقر۔ غنم کے یا مراتبِ عددیہ سے ہوں مثل ایک دو تین چار یا مختلطہ یعنی معدُود بحیثیت عروض مرتبہ عددی مثلاً زید جو اوّل مولُود ہے بہ نسبت باقی اولادِ عمرو کے ممتنع بالذّات ہے۔

(۳) نظیرِ کسی چیز کی اسی کو کہا جاتا ہے کہ علاوہ مشارکتہ نوعی کے اَوصافِ ممیّزہ کاملہ میں اس چیز کی ہم پلّہ ہو۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بحسب الحقیقۃ الرُّوحانیۃ النُّوریہ اوّل مخلُوق ہیں۔ اول ماخلق اللہ نوری۔ اول ماخلق اللہ العقل تصریحات محقّقین از اہلِ کشف وشہُود اس پر شاہد ہیں۔ کما قال الشیخ الاکبر قدس اللہ سرہ الاطہر۔ فلم یکن اقرب الیہ قبولاً فی ذلک الھباء الاحقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم المسماۃ بالعقل فکان مبداء العالم باسرہ واول ظاہر فی الوجود فکان وجودہ من ذلک النور الالٰھی اَور آخر الانبیاء بھی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین۔

اہلِ بصیرت کو اِن مقدّماتِ مذکُورہ پر گہری نظر ڈالنے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وجُود ممتنع بالذّات بدیں معنی ہے کہ خالق سُبحانہ وتعالیٰ نے آپؐ کو ایسا بنایا ہے۔ اَور ایسے کاملہ ممیّزہ مختصہ صفات کے ساتھ سنوارا ہے کہ جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ درصُورت فرض وجُود نظیر انقلابِ حقیقت لازم آتا ہے۔ کیونکہ فرضی نظیر کا وُجود آپؐ کے بعد ہی ہوگا تو لامحالہ ایسا معدُود ہوگا جس کو مرتبہ ثانیہ عددی عارض ہو اَور نظیر کہلانے کا مُستحق جب ہی ہو سکتا ہے کہ وصف ممیّز کامل یعنی اوّل مخلُوقیت وختم نبوّت میں مشارک ہو تو معرُوض مرتبہ ثانیہ کا معرُوض مرتبہ اولیٰ کا ہو۔ ایسا ہی بلحاظِ ختمیّت فرض کیا کہ آپؐ مثلاً چھٹے مرتبہ میں تو نظیر آپؐ کی معرُوض ساتویں مرتبہ کی مثلاً ہو کر معرُوض مرتبہ سادسہ کی ہوگی وہو خلف۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ممتنعاتِ ذاتیہ میں سے دو قسم اوّلین اَور قسمِ ثالث میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قسمِ ثالث کا امتناع اَوصافِ عارضہ کے لحاظ سے ہے اِس لیے کہ محلِ بحث امتناع یا اِمکان نظیر ہے نہ اِمتناع یا امکان مثل۔

خلاصہ یہ کہ آئینۂ احمدی صلی اللہ علیہ وسلّم میں خالق عزّ مجدہ نے جُداگانہ کمال دکھایا یعنی ایسا بنایا کہ نظیرش امکان ندارد فھذا الکمال راجع الیہ سبحانہ کما ان ھذا لجمال مختصٌ بہ من منح اللہ تعالیٰ فسبحان من خلقہ واحسنہ واجملہ واکملہ۔

ناظرین کو بعد از غور واضح ہو سکتا ہے کہ مسئلہ امتناعِ نظیر میں فقیر کا مسلک وطرز اثباتِ مدّعا میں جُداگانہ ہے۔ کیونکہ اِس مدعا میں لزوم کذب فی کلام الباری عزّ اسمہ سے کام نہیں لیا گیا۔ ھذا ما فی ذھنی القاصر الآن لعل الحق